روزنامہ
الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۳۹/۷۴ | جمعرات ۲۳ رجب ۱۴۰۹ھ ۲۳ امان ۱۳۶۸ ہش ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء | نمبر ۵۲

Digitized By Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ کے کام

"خدا تعالیٰ کے تمام کام اعتدال اور رحم سے ہیں۔ وہ کینہ ور انسان کی طرح خواہ مخواہ جلد باز نہیں اور اس کی تلوار ڈرنے والے دل پر نہیں چلتی بلکہ سخت اور بیباک پر۔ اور وہ اپنے لفظ کا پاس کرتا ہے۔" (حضرت بانی سلسلہ)

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"جب تک ایک صادق کے ساتھ انسان کا پیوند قائم نہیں ہوتا وہ روحانیت اور جذب کرنے کی قوت نہیں پا سکتا جیسے وہ شاخ تنہا اور الگ ہو کر پانی سے سرسبز نہیں ہوتی اسی طرح پر یہ بے تعلق اور الگ ہو کر بارآور نہیں ہو سکتا۔ پس انسان کو متبتّل ہونے کے لیے ایک قطع کی ضرورت بھی ہے اور ایک پیوند کی بھی۔

خدا کے ساتھ اسے پیوند کرنا اور دنیا اور اس کے تمام تعلقات اور جذبات سے الگ بھی ہونا پڑے گا۔ اسکا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ وہ بالکل دنیا سے الگ رہ کر یہ تعلق اور پیوند حاصل کرے گا۔ نہیں بلکہ دنیا میں رہ کر پھر اس سے الگ رہے۔ یہی تو مردانگی اور شجاعت ہے اور الگ ہونے سے مراد یہ کہ دنیا کی تحریکیں اور جذبات اس کو اپنا زیرِ اثر نہ کر لیں۔ اور وہ ان کو مقدم نہ کرے بلکہ خدا کو مقدم کرے۔ دنیا کی کوئی تحریک اور روک اس کی راہ میں نہ آوے اور اپنی طرف اس کو جذب نہ کر سکے میں نے ابھی کہا ہے کہ دنیا میں بہت سی روکیں انسان کے لیے ہیں۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۶)

"خدا یہی چاہتا ہے کہ خدا میں فنا ہو جاؤ اور اس کے حدود و شرائع کی عظمت کرو قرآن فناء نظری کی تعلیم دیتا ہے میں نے آزما کر دیکھا ہے کہ قلب جاری ہونے کی صرف ایک مشق ہے جس کا انحصار صلاح و تقویٰ پر نہیں۔ ایک شخص منٹگمری یا ملتان کے ضلعے کا مجھے چیف کورٹ میں ملا کرتا تھا اسے اجرائے قلب کی خوب مشق تھی پس میرے نزدیک یہ کوئی قابلِ وقعت بات نہیں اور خدا تعالیٰ نے اسکو کوئی عزت اور وقعت نہیں دی۔ خدا تعالیٰ کا منشاء اور قرآن شریف کی تعلیم کا مقصد صرف یہ تھا (کہ وہ کامیاب ہو گیا جس نے خود کو پاک کیا۔ ناقل) کپڑا جب تک سارا نہ دھویا جاوے وہ پاک نہیں ہو سکتا اسی طرح پر انسان کے سارے جوارح جو اس قابل ہیں کہ وہ دھوئے جاویں کسی ایک کے دھونے سے کچھ نہیں ہوتا۔ اس کے سوا یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ خدا کا سنوارا ہوا بگڑتا نہیں مگر انسان کی بناوٹ بگڑ جاتی ہے۔ ہم گواہی دیتے ہیں اور اپنے تجربہ کی بناء پر گواہی دیتے ہیں کہ جب تک انسان اپنے اندر خدا تعالیٰ کی مرضی اور سنت نبوی کے موافق تبدیلی نہیں کرتا اور پاکیزگی کی راہ اختیار نہیں کرتا تو خواہ اس کے قلب سے ہی آواز آتی ہو وہ زہر جو انسان کی روحانیت کو ہلاک کر دیتی ہے دور نہیں ہو سکتی۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۶۸-۳۶۷)

- میرے بھتیجے سید صالح محمد صاحب آف پھگلہ ضلع مانسہرہ پر ۲۹۸-سی کے تحت کیس بنا ہوا ہے۔ کچھ عرصہ زیرِ حراست بھی رہے ہیں۔ ان کا مقدمہ مانسہرہ کی ایک عدالت میں زیرِ سماعت ہے فیصلہ تاریخ ۱۲ر مارچ مقرر ہوئی ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے باعزت بریت عطا فرمائے۔ آمین۔

سید نذیر شاہ ابن سید عبدالرحیم شاہ آف پھگلہ ضلع مانسہرہ

- مکرم محمد زمان خان صاحب دارالنصر غربی کی اہلیہ خورشید بیگم صاحبہ کا عزیز فاطمہ ہسپتال فیصل آباد میں کامیاب اپریشن ہوا ہے احباب مکمل صحتیابی کیلئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ فرمائے۔
- میرے بھائی عزیزم حشمت اللہ شاہ تاجر شوگر ملز منڈی بہاؤالدین کا گوجرانوالہ میں آپریشن ہوا ہے۔ یہ بھائی گذشتہ کئی سالوں سے بیمار ہیں درمیان میں ٹھیک ہو گئے تھے اب پھر بیمار تھے۔ آج کل آفاقہ ہے۔ اپنی دردمندانہ دعاؤں میں اسے یاد رکھیں
- میری والدہ صاحبہ دل کی تکلیف کے باعث بہت بیمار ہیں اور کمزور ہو گئی ہیں۔ اپنی مخلصانہ دعاؤں میں یاد رکھیں۔ والد صاحب کو شوگر کی تکلیف ہے اور آج کل کمزور اور امی کی وجہ سے پریشان ہیں۔
- نیز میری ممانی جان اہلیہ ملک بشیر احمد ماڈل لاہور بھی شوگر اور بلڈ پریشر کی کمی کے باعث علیل اور کمزور ہو گئی ہیں۔ ان کے لئے بھی دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

(ڈاکٹر فہمیدہ منیر)

- مکرم عبدالحی ناصر صاحب اوکاڑہ پھوڑے کی تکلیف کی وجہ سے بہت پریشان ہیں۔ دوسری مرتبہ اپریشن کے لئے لاہور جا رہے۔

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۲ امان ۱۳۶۸ہش ۲ مارچ ۱۹۸۹ء

بُرائی کا انسداد

گزشتہ روز جو حضرت امام جماعت احمدیہ کا خطبہ ہم نے الفضل میں شائع کیا ہے وہ انسانی زندگی کی عمارت کے لئے بنیاد سے لے کر اس کی آخری منزل تک کا احاطہ کرتا ہے اور حضور انور نے اس بات کی طرف توجہ دلا کر کہ بُرائی کے جڑ پکڑنے سے پہلے اس کا انسداد لازمی ہے ایک ایسی حقیقت کا ذکر فرمایا ہے جسے اپنا لیا جائے تو سارے کا سارا معاشرہ نیکیوں سے بھر جائے۔ اب کیفیت یہ ہے کہ کوئی بچہ اچھا ہے تو جوان بگڑا ہوا ہے اور کوئی نوجوان اچھا ہے تو کوئی بوڑھا ایسا ہے جائے گا جسکی عادتیں نہ صرف قابل رشک نہیں بلکہ قابلِ نفرین ہیں۔ سارے معاشرے کو بدلنے کے لئے اور بہتر بنانے کے لئے ضروری ہے کہ جڑ کی طرف توجہ کی جائے۔ اور جڑ پکڑنے سے پہلے بُرائی کا انسداد کیا جائے۔

جہاں بھی برائی شروع ہونے کا امکان نظر آئے وہیں اس کو دبوچ لیا جائے اور اس کا گلا گھونٹ دیا جائے۔ بچے میں برائی پیدا ہی نہ ہونے دی جائے۔ نوجوانوں کا بدی کی طرف رجحان دیکھتے ہی ان کی اصلاح کی جائے اور نرمی اور شفقت کے ساتھ انہیں بدی کے بُرے نتائج سے اس طرح آگاہ کیا جائے کہ وہ اس راہ کو یکسر چھوڑ کر نیکی کی راہ پر چل پڑیں۔ بوڑھوں میں بدلنے کی بے شک بہت کم گنجائش ہوتی ہے لیکن یہ بات یقین کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ اگر بات ان کی سمجھ میں آ جائے تو شائد سب سے زیادہ برائی کو چھوڑنا انہیں کے اختیار ہے اور انہیں سے ممکن ہے۔ ضرورت ہے تو اس بات کی کہ بُرائی کے بیج کو اُگنے ہی نہ دیا جائے۔ اور یہ بھی یاد رکھا جائے کہ اگرچہ ضرورت تو نرمی اور شفقت سے بات کرنے کی ہے لیکن بُرائی کے سلسلہ میں رویہ جارحانہ ہی ہونا چاہیئے بُرے کو پیار سے سمجھاؤ اور اس کی بُرائی کو سختی سے دباؤ۔ یہی وہ اصول ہے جو حضورِ انور نے اپنے خطبہ میں واضح فرمایا ہے۔

ہم چاہیں گے کہ ہم سب اس سلسلہ میں بیدار ہو جائیں۔ اپنی بُرائی کا بھی قلع قمع کریں اور دوسروں کی برائیوں کا بھی خاتمہ کرنے کی انتہائی کوشش کریں۔ ہماری ذمہ داری دوسروں کی ذمہ داری سے بہت زیادہ ہے۔ ہمیں اس سلسلہ میں دوسروں سے زیادہ کوشش کی ضرورت ہے۔

گفتار بھی ہے گرچہ بہت برتر و اعلیٰ
کردار بنا دیتا ہے عزت کو دو بالا
فطرت کی اگر جلوہ طرازی نظر آئے
بن جائے یہی فرشِ زمیں عالمِ بالا

ابوالاقبال

Digitized By Khilafat Library Rabwah

میرے لفظ تو پھول بکھیریں، تیرے لفظ ہیں آگ
میری آنکھیں امن پرندہ، تیری آنکھیں ناگ

میرے دل میں صدق و صفا کی کرنیں جھلمل جھلمل
تیری روح میں کائیں کائیں کرتا کالا کاگ

میرے گیت میں اطمینان کی لہروں کے سنگیت
شعلے اور شرارے تیرا زہریلا سا راگ

میں تو ہر دم دنیا بھر کے پیار کا جھولا جھولوں
تو کب چاہے نفرت کو دے اپنے دل سے تیاگ

میں جو کچھ بھی ہوں جیسا بھی ہوں ٹھیک ہوں لیکن تُو
اپنی خیر کا خواہاں ہے تو اپنے آپ سے بھاگ

میری ہر آواز سے ہو جاتے ہیں دل بیدار
ساری دنیا جاگی تُو بھی آنکھیں مل اور جاگ

میری منزل صبح سویرا، میرا نام نسیم
اپنی ڈگر پہ چلتے چلتے جاگے میرے بھاگ

نسیم سیفی

مضمون نگار حضرات سے التماس

الفضل کے مضمون نگار حضرات سے التماس ہے کہ وہ ایک اہم اصول ذہن نشین فرمالیں۔ وہ اصول یہ ہے کہ جسقدر آپ کا مسودہ خوشخط اور درست لکھا ہو گا اسی قدر اخبار کی چھپائی اچھی اور صاف ہوگی۔ اگر مسوّدہ صاف اور خوشخط نہ ہو گا تو کاتب صاحبان جگہ جگہ غلطی کریں گے۔ ان کی درستی طباعت پر اور نفاست کے ذوق پر اثر انداز ہوگی۔ پروف کی غلطیاں بڑھیں گی۔ اس لئے درخواست ہے کہ مسوّدہ لکھتے وقت یہ امر یاد رکھیں کہ جو لفظ آپ نے صاف لکھا ہی نہیں اس کے بہرحال غلط ہی چھپنے کا امکان ہے۔ (ایڈیٹر)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت عبد المجید خان صاحب آف ویرووال

والدِ محترم حضرت سیّدہ طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ کا ذکرِ خیر

حضرت سیّدہ طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ حرم حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ

قسط نمبر ۲، آخری

آپ لڑکیوں کے ساتھ لڑکوں کی نسبت زیادہ شفقت و نرمی کا سلوک کرتے۔ بہوؤں کی بہت عزت کرتے۔ اس خیال سے بھی کہ جس گھر میں بہو کی عزت نہ کی جائے ان کی آئندہ نسلیں تباہ ہو جاتی ہیں اور اس خیال سے بھی کہ پھر اس گھر کی لڑکیوں کی بھی اپنے سسرال میں عزت نہیں ہوتی۔ لڑکیوں کو زیادہ سخت کام نہ کرنے دیتے بلکہ ایسے مواقع پر خود بڑھ کر وہ کام کر دیتے۔

مہمان نوازی آپ کی ایک نمایاں صفت تھی۔ اور اپنے سمیت گھر کے ہر فرد کو اس خدمت پر مامور کیا ہوتا۔ کچھ ہی عرصہ پہلے میری بڑی ہمشیرہ اباجی کی اس عادت اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے گھر کے ماحول کا ذکر کر رہی تھیں کہ کس طرح ہم بچپن میں دوڑ دوڑ کر تھکن یا کسی اور بات کی پرواہ کئے بغیر مہمانوں کی خدمت کیا کرتے تھے۔ خاص طور پر جلسے کے مہمانوں کی۔ عام دنوں میں بھی آپ بہت شوق سے مہمان نوازی کرتے لیکن جلسے کے دنوں میں تو یہ خدمت عروج پر ہوتی۔ صبح صبح خود اٹھ کر مہمانوں کے لئے وضو کا پانی گرم کرتے۔ انہیں خود چائے بنا کر دیتے جلسہ آتا تو مہمانوں کی آمد کا شدت سے انتظار کرتے اور حتی المقدور ان کی ضروریات کی تیاری کرتے۔ ایک مرتبہ مجھے یاد ہے جب نان بائیوں نے کام سے انکار کر دیا اور یہ حکم ہوا کہ مہمانوں کے لئے گھر پہ روٹی تیار کی جائے تو آپ نے خود لکڑیاں ڈال ڈال کر تنور گرم کیا اور نہ صرف اپنے مہمانوں کے لئے خود انتظام کیا بلکہ زائد روٹی پکوا کر لنگر خانے میں بھی بھجوائی۔ جلسے پر ڈیوٹی دینے پر مجھ سے بہت خوش ہوتے۔ میں نے پہلی بار دس سال کی عمر میں ڈیوٹی لگوائی۔ میرے ڈیوٹی دینے پر آپ کتنا خوش ہوتے یہ میں ہی جانتی ہوں۔ کبھی کسی اور کام کے کرنے پر میں نے آپ کو اپنے سے اتنا خوش نہ دیکھا۔ اور پھر اس وجہ سے جلسے کے دنوں میں آپ میرا خاص خیال بھی رکھتے۔ میرے بڑے بہن بھائیوں کو خود ہی کہتے کہ اسے موڑ پہ چھوڑ کر آؤ۔ صبح صبح جلسے کے وقت سے ایک گھنٹہ قبل مجھے وہاں پہنچانا اگرچہ ان کے لئے کافی مشکل ہوتا لیکن اباجی کے کہنے پر وہ مجھے چھوڑ کر آتے۔ کئی بار میں پیدل بھی چلی جاتی۔ آپ کا رویہ میرے ساتھ نمایاں طور پر ایسا ہوتا کہ مجھے بھی یہ احساس پیدا ہو جاتا کہ ڈیوٹی دینا بہت اچھا کام ہے۔

دیانت داری کی صفت بھی آپ میں بہت نمایاں تھی اور آپ دوسروں کی چیز کی حفاظت بہت زیادہ کرتے۔ بلکہ ہمیشہ اپنی چیزوں سے بڑھ کر دوسروں کی اشیاء کی حفاظت کرتے اور ہم سے کرواتے۔ اور اس احتیاط میں بڑی سختی سے کام لیتے۔ کبھی دوسرے کی چیز پہ نظر نہ رکھتے اور ہمارے دلوں میں بھی اس کے لئے نفرت ڈالی ہوئی تھی۔ لالچ سے طبعاً سخت نفرت تھی اور اتنی نفرت کا اظہار اس سے کرتے کہ ہمیں لالچ کی عادت ایک انتہائی ذلت آمیز چیز محسوس ہوتی تھی۔ قناعت بہت زیادہ تھی۔ دنیا کے اموال کو کبھی کچھ نہ سمجھا۔ مجھے کہتے کہ پارٹیشن کے بعد میرے کئی دوست مالی نقصانات کے غم میں ہارٹ اٹیک سے فوت ہوئے لیکن میں نے کبھی کسی چیز کے کھو جانے کا غم نہیں کیا۔

آپ جب احمد نگر اپنی زمین پر جاتے تو واپسی پر اکثر مجھے اپنے ساتھ سکول سے لے آتے۔ راستے میں آپ مجھ سے باتیں کرتے ہوئے کوئی نہ کوئی فائدے کی بات سمجھاتے رہتے چھوٹی چھوٹی باتیں مثلاً راستے پر چلنے کی احتیاط وغیرہ۔

اچھے دوستوں کی قدر اور عزت کرتے بعض دفعہ جب میری سہیلیاں ہمارے گھر آتیں تو ان کی تواضع کے لئے اپنے پاس رکھی ہوئی کھانے پینے کی اشیاء میں سے اچھی اچھی چیزیں خود انہیں لا کر دیتے۔

اپنے بچوں کی کبھی ناجائز طرف داری نہ کرتے۔ اگر کبھی بچے کی شکایت ملتی تو اس کو ضرور مناسب تنبیہ کرتے۔ ناجائز ہمدردی کا تو ہم اباجی سے تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔ بلکہ اپنے بچے پر زیادہ سختی کرتے۔ مجھے اباجی سے واحد سوٹی اس بات پر پڑی کہ محلے کے ایک بہت کمزور گھر کی بچی کو کھیل کے دوران ہمارے پڑوس کی ایک لڑکی نے لڑائی ہونے پر کافی مارا۔ اس بچی بے چاری کا پہلے سے جلا ہوا بازو مزید زخمی ہو گیا۔ اس کا بھائی ان کے گھر شکایت کرنے آیا تو اس نے چلتے چلتے اباجی سے بھی کہہ دیا کہ میں بھی شامل تھی (میں موجود تو تھی پر میں نے اسے مارا نہیں تھا) اس پر اباجی نے مجھے بھی سزا دی۔

اساتذہ کی بہت عزت اور تکریم کا جذبہ دل میں پیدا کرتے رہتے۔ اسی طرح علم حاصل کرنے کا شوق حکمتِ عملی کے ساتھ ابھارتے۔ ایک مرتبہ میرے ایک بھائی کے استاد نے اس کی شرارت کی شکایت کی۔ آپ نے نہ صرف اُسے ڈانٹا بلکہ یہ سزا بھی مقرر کی کہ ایک ہفتہ تم روزانہ بیت الذکر میں اپنے استاد کی جوتیاں سیدھی کیا کرو گے۔ (وہ استاد ہمارے محلے میں ہی رہتے تھے) اس بات کو بھی سخت ناپسند کرتے کہ گھر آکر بچے استادوں کے متعلق شکایت کریں۔

امی کی بچوں سے بہت عزت کرواتے ایک مرتبہ میرے ایک بھائی جو پڑھائی میں بہت ہوشیار تھے اور بورڈ یونیورسٹی میں پوزیشنز بھی لیتے تھے وہ بیٹھے پڑھ رہے تھے۔ امی نے انہیں کوئی کام کہا۔ انہوں نے شاید انکار کیا یا سنی ان سنی کر دی۔ باوجود اس کے کہ اباجی خود بھی پڑھائی کے لئے بہت توجہ دلاتے تھے آپ ان کے اس بے توجہی پر اُن سے بڑی سختی سے پیش آئے اور یہ بات کھول کر سمجھا دی کہ ماں کا حکم ہر کام سے مقدم ہے امی کی وفاداری کا میرے سامنے کئی بار تعریفی رنگ میں ذکر کیا۔ اور بھی مختلف طریقوں سے ان کی عزت دل میں بٹھاتے۔

بچوں کے لئے لازم تھا کہ اگر وہ کھیل کے لئے باہر گئے ہوں تو وہ مغرب سے پہلے گھر واپس آ جائیں۔ ایک مرتبہ بچپن میں میں امی جان کے ساتھ قادیان گئی۔ میری عمر اس وقت آٹھ سال تھی۔ صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ بھی گئی ہوئی تھیں ان کی چھوٹی بیٹی میری ہم جماعت تھی۔ میں ان کے ساتھ بہشتی مقبرے چلی گئی اور پھر کھیلتی رہی۔ مجھے پتہ ہی نہ چلا کہ کب شام ہو گئی۔ ایک دم جب مجھے اندھیرے کا احساس ہوا اور واپس جانے کا خیال آیا تو مجھے سمجھ نہ آئے کہ یہ کیسے ہو گیا اور اب میں کیا کروں۔ (اب سمجھ آتی ہے کہ سردیوں کے دن تھے اور جلد ہی سورج غروب ہو گیا ہو گا)۔ بے بسی میں میں رو پڑی۔ آپا رشید نے مجھ سے پوچھا کہ کیا بات ہے؟ میں نے کہا میرے ابا مجھ سے ناراض ہوں گے۔ مجھے دیر ہو گئی ہے۔ چنانچہ آپ پھر خود مجھے چھوڑنے آئیں اور یہ کہہ دیا کہ ہمارے ساتھ تھی۔ پھر اباجی نے مجھے کچھ نہ کہا۔ لڑکوں سے تو اباجی اس ہدایت پر اور بھی زیادہ سختی سے عمل کرواتے تھے۔ اب کئی مرتبہ لجنہ کی عہدیدار عورتیں بتاتی ہیں کہ کہ نماز کا وقت ہو جاتا ہے اور لڑکے میدانوں میں کھیل میں مشغول رہتے ہیں۔ سوچتی ہوں اگر ہر گھر میں اس اصول پر سختی سے عمل کروایا جائے تو پھر یہ شکایت پیدا نہ ہو۔

موقعہ بموقعہ ضرورت کے مطابق نصیحت کرتے اچھے اشعار کے لئے اعلیٰ ذوق تھا۔ اکثر شیخ سعدی اور مولانا رومی کے اشعار سناتے۔ شیخ سعدی کی زیادہ عزت دل میں اس لئے بھی تھی کہ حضرت بانی سلسلہ نے بھی ان کے اشعار بیان فرمائے ہیں قدم قدم پر دعا کے لئے توجہ دلاتے رہتے۔ اور مختلف اوقات اور ضروریات کے لئے مختلف دعاؤں کی نشان دہی کرتے۔ دعا کرنے کے "ڈھنگ" سکھاتے رہتے۔ میں نے ایک مرتبہ آپ کو کہا کہ آپ یہ ساری دعائیں مجھے لکھ دیں۔ چنانچہ آپ نے ایک کاپی پر مجھے لکھ کر دیں۔ دعاؤں کی کتاب بھی دی۔ خطوں کے جوابات بڑی باقاعدگی سے دیتے۔ اور ایسا خط لکھتے کہ خط سے ہی دور بیٹھے ہوئے بھی اپنا آپ گھر میں موجود محسوس ہوتا۔ ہوسٹل میں جانے کے بعد مجھے آپ کی وقتاً فوقتاً کی ہوئی برموقعہ نصیحتوں اور علمی باتوں کی کمی کا شدت سے احساس ہوا۔ میں نے اباجی سے کہا کہ آپ اب خطوں میں یہ کمی پوری کر دیا کریں اور ہر خط میں کوئی نہ کوئی ایسی بات لکھ دیا کریں میری اس خواہش پر آپ نے چند بار مجھے ایسے خطوط لکھے بھی لیکن زیادہ شاید اس لئے نہ لکھ سکے کہ گھر پر تو کوئی نہ کوئی موقعہ پیدا ہوتا رہتا تھا جس کی مناسبت سے آپ تربیتی نقطہ نظر سے مجھے برجستہ نصیحت کر دیتے لیکن خطوں میں ایسا سماں پیدا کرنا مشکل تھا۔ لیکن جب بھی موقعہ ملتا ضرور ایسی بات لکھتے جو اپنے اندر تربیت کا رنگ رکھتی ایم بی بی ایس کے فائنل ائیر میں لیبر روم میں چند روزہ ڈیوٹی کے دوران جب میرے ہاتھوں پہلا بچہ پیدا ہوا تو میں نے اسی وقت اباجی کو یہ خبر بتانے کے لئے خط لکھا۔ آپ نے جواب میں مجھے یہ لکھا کہ "اللہ تعالیٰ اُس بچے کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطاء فرمائے"۔ میں اس جواب پر غور کرتی رہی۔ آپ نے مجھے میرے اصل مقصد کی طرف طرف توجہ دلا دی تھی۔ آپ کے دل میں

Digitized By Khilafat Library Rabwah

دعوت الی اللہ کا بہت جوش تھا۔ ربوہ وال
ملی کئی گھرانے آپ کی دعوت الی اللہ سے
احمدی ہوئے۔ آپ اکثر ایسی گفتگو کرتے
جس سے جماعت کی سچائی اور روز افزوں
ترقی کی نشاندہی ہوتی۔ ایک مرتبہ میری ایک
احمدی دوست میرے گھر آئیں۔ ابا جی سے کچھ
دیر باتیں کرتی رہیں۔ آپ باتوں کے دوران
اُن سے احمدیت کی سچائی اور ترقی کا نصیحت
آموز رنگ میں ذکر کرتے رہے۔ جب وہ
واپس جانے لگیں تو ان کی آنکھوں سے
آنسو رواں تھے اور مجھ سے کہنے لگیں "طاہرہ
تم کتنی خوش قسمت ہو تمہیں اللہ نے ایسے ابا
دیئے ہیں"۔ میں اس کی بات سن کر ٹھٹھک
گئی۔ واقعی میں نے پہلے کبھی یہ نہ سوچا تھا کہ
کہ یہ خدائے رحمان کا مجھ پر ایک خاص فضل
ہے۔

آپ کے دل میں جماعتی عہدیداروں کے
لئے بے حد عزت اور احترام کے جذبات
موجود رہتے اور اس بات کا احساس بچوں کے
دل میں بھی پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہتے
کئی مرتبہ دماغوں میں ان کی عزت قائم کرنے
کے لئے کہتے کہ اگر سمجھا جائے تو ہمارے
ناظروں کا مقام بادشاہوں سے بڑھ کر ہے۔
اور کہتے ہیں کہ ایک وقت آئے گا کہ ان کا
رتبہ (ظاہر بیں بھی) بادشاہوں سے بڑھ کر
ہوگا۔ کبھی آپ کے منہ سے میں نے نظام
جماعت کے متعلق ایسی بات نہ سنی جس میں
اس کی ہتک کا شائبہ بھی ہو۔ بچوں سے تو
درکنار کبھی امی کے ساتھ بھی آپ کو ایسی
بات کرتے نہ سنا۔

ابا جی کو مجھ سے بہت زیادہ محبت تھی
اور مجھے آپ سے تھی میں آپ سے آپ کی
باتیں پوچھتی رہتی۔ آپ خود بھی مجھے اپنے
واقعات سناتے رہتے۔ یہی وجہ ہے کہ
باوجود سب بہن بھائیوں سے چھوٹا ہونے
کے میں آپ کی ذاتی باتیں سب سے زیادہ
جانتی تھی۔ ویسے بھی میں باقی بہن بھائیوں
کی نسبت آپ سے زیادہ بے تکلف تھی۔ ایک
روز میں نے پوچھا "ابا جی آپ کا نام کس
نے رکھا تھا" سخت افسوس سے کہنے لگے تم
نے یہ بات "آپاں جی" (میری دادی اماں)
کی زندگی میں کیوں نہ پوچھی۔ مجھے تو آج تک یہ
پوچھنے کا خیال ہی نہ آیا۔ آپ کے پاس حضرت
فضل عمر کا ایک جانماز تھا۔ آپ رمضان
شریف میں خاص طور پر اس پر نمازیں ادا
کرتے۔ آپ نے مجھ سے کہا کہ ایک شرط
پر میں اپنے بعد تمہیں یہ جانماز دیتا ہوں کہ
تم اس پر نماز پڑھ کر میرے لئے دعا کیا کرنا۔
نماز باجماعت کیلئے بیت الذکر جاتے۔ لیکن اگر
کبھی جانا ممکن نہ ہوتا تو گھر پر امی کے ساتھ

باجماعت نماز ادا کرتے۔ میں بھی ساتھ
شامل ہوتی۔ آپ ضرورت کے مطابق نماز
باجماعت کے آداب سکھاتے۔ آپ نماز
میں تلاوت کرتے تو آواز میں سخت لجاجت
اور رقت محسوس ہوتی۔ عام چھوٹی چھوٹی باتوں
میں دین کے احکام کی حکمت بتاتے رہتے
ایک روز مجھ سے کہنے لگے دیکھو غسل سے
پہلے وضو کرنے کا کیا اچھا حکم ہے۔ وضو کرنے
سے جسم پر ایک دم پانی گرانے سے جو
گھبراہٹ ہوتی ہے اس سے انسان بچ
جاتا ہے۔ آپ کے یہ بات بتانے سے
مجھے یہ بھی علم ہوگیا کہ غسل سے پہلے وضو
کر لینا چاہیئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے عین
مطابق بچوں کی عزت بھی کرتے۔ ایک خاص
قسم کی سختی بچے کی عمر کی صرف ایک حد تک
کرتے اور اس کے بعد وہ سختی ترک کر
دیتے عام گفتگو بھی بڑی عزت کے ساتھ
کرتے۔ بے تکلفی میں تم کہہ کر بھی مخاطب
کرتے لیکن اکثر "تسی" (یعنی آپ)
کہہ کر مخاطب کرتے۔ آپ مجھے طالب علمی
کے زمانہ سے ہی اکثر "ڈاکٹر صاحب"
کہہ کر بات کرتے۔ ایک مرتبہ میں نے
اپنے کالج کے ماحول کے باعث بیزاری
اور گھبراہٹ محسوس کرتے ہوئے اپنے
دل کا بوجھ دور کرنے کے لئے ابا جی سے
کہا "خانصاحب میرے لئے دعا کریں" (میں
کبھی کبھی لاڈ اور بے تکلفی میں آپ کو
خانصاحب کہہ دیا کرتی تھی) ۔ آپ نے
پوچھا کیا دعا کروں؟ ۔ میں نے کہا "دعا
کریں کہ میں کہیں آپ کی ناک نہ کٹوا دوں"
آپ میرا یہ جواب سن کر خاموش ہو گئے۔
مجھے دیکھا اور پھر کچھ نہ کہا۔ میں سوچتی
رہی کہ پتہ نہیں ابا جی کو میری بات سمجھ بھی
آئی ہے یا نہیں۔ لیکن میری حیرت کی انتہا
نہ رہی جب اس بات کے کم از کم دو سال
بعد میری شادی سے ایک دو روز قبل
ابا جی میرے بڑے بھائیوں سے اس
بات کا ذکر کر رہے تھے اور بعینہ میرے
ان الفاظ کو دہرانے کے بعد شدتِ جذبات
سے مغلوب ہو کر روتے ہوئے کہنے لگے "ڈاکٹر
صاحب نے اپنے جذبات کی قربانی دے
کر خاندان کا نام روشن کر دیا" میں آپ
کی یہ بات سن کر ششدر رہ گئی کیونکہ جب
میں نے آپ سے یہ بات کہی اس وقت
آپ بالکل خاموش رہے تھے اور بعد میں بھی
میرے ساتھ کبھی ذکر نہ کیا لیکن مجھے علم نہ تھا
کہ میری یہ بات آپ کے قلب و ذہن کے
کتنے حساس اور نرم گوشے میں محفوظ ہو
چکی ہے

آپ اس بات کا بہت خیال رکھتے
کہ شادی کے بعد لڑکیاں اپنے خاوند کی
اطاعت کریں۔ ایک مرتبہ میری بڑی ہمشیرہ
گھر آئی ہوئی تھیں۔ ان کے میاں انہیں واپس
لینے آئے۔ ان کی ابھی جانے کی مرضی نہ تھی
شاید وہ اپنے میاں سے ناراض تھیں۔ لیکن
ابا جی نے کہہ دیا کہ جاؤ۔ وہ روتی ہوئی
چلی گئیں۔ یہ منظر دیکھ کر میرا اور مجھ سے
بڑی بہن کا دل سخت خراب ہوا اور ہم ابا جی
سے بہت ناراض ہوئیں۔ آپ خاموش رہے
بعد میں میری بڑی ہمشیرہ نے جب یہ بتایا
کہ ہم تو ایک گھنٹے بعد ہی خوش باش ہو گئے تھے
تو پھر ہمیں سمجھ آئی کہ ابا جی کا فیصلہ ہی درست
تھا۔ عام طور پر ابا جی کا یہی رویہ ہوتا کہ
بیٹیاں جلد اپنے گھر جائیں۔ شادی کے بعد ہم
جب پہلی مرتبہ اسلام آباد گئے تو اُن دنوں
میرے امی ابا میرے بڑے بھائی کے پاس
پنڈی آئے ہوئے تھے۔ حضور نے مجھے میرے
بھائی کے ساتھ کچھ خریداری کرنے اور امی
ابا جی سے ملنے کے لئے بھیجا۔ میں نے
پوچھا واپس کب آؤں۔ فرمایا ساڑھے آٹھ
بجے تک آجانا۔ جب آٹھ بجے تو میں نے واپسی
کا ارادہ کیا اور ابا جی سے واپس جانے سے
پہلے ملنے لگی۔ آپ نے اپنی عام عادت کے
بالکل برخلاف میرے ہاتھ پکڑ لئے اور کہنے لگے
"ابھی نہ جاؤ کچھ دیر اور ٹھہر جاؤ" میں نے کہا
"پھر حضرت صاحب اُداس ہو جائیں گے نا"
فوراً میرے ہاتھ چھوڑ دیئے اور کہا "اچھا
پھر جاؤ۔ حضرت صاحب کو اداس نہیں
کرنا" اور میں وقت پر واپس آگئی۔

آپ نے جو کچھ زندگی کے تجربہ اور
مطالعہ سے سیکھا اُسے بڑی ذہانت اور
حکمت کے ساتھ اپنے بچوں کو سکھانے کی
کوشش کی۔ اس لئے اب جب بھی
ان کی یاد آتی ہے تو دل سے بے اختیار
یہ دعا نکلتی ہے۔

"اے میرے رب میرے باپ پر اسی طرح
رحم کر جس طرح انہوں نے بچپن میں مجھ پر کیا
تھا۔

شذرات

ہومیوپیتھی کے معجزے

گزشتہ ایام میں ایک احمدی
لیڈی ہومیوپیتھ ڈاکٹر کا تحریر کردہ
ایک مضمون الفضل میں شائع کیا گیا تھا۔
یہ مضمون انہوں نے اپنے ذاتی تجربہ کی
بنا پر تحریر فرمایا تھا۔ اور ذاتی تجربہ
کی بنا پر لکھے جانے والے مضمون کی دو ہی
صورتیں ہو سکتی ہیں یا تو اسے من وعن
شائع کر دیں یہ سوچ کر کہ اگر ذاتی تجربہ
ہے تو اس میں غلط بیانی کا کوئی امکان
نہیں ہو سکتا یا یہ کہہ کر اس مضمون کو
شائع کرنے سے روک لیں کہ یہ بات جھوٹ
ہے۔ ادارہ اس پوزیشن میں نہیں ہے
کہ کسی احمدی کے بیان کردہ ذاتی تجربے
پر جھوٹ کا لیبل لگائے۔ چنانچہ وہ مضمون
شائع کر دیا گیا اور اس کے چند ہی روز
بعد ایک عزیز دوست مکرم عبدالسنان مغنی
خان صاحب نے ادارہ کو خط لکھا کہ آپ
کو ایسے مضامین ہرگز شائع نہیں کرنے
چاہئیں۔ کیونکہ ایسی باتیں سچ کے قریب
بھی نہیں پھٹکتیں اور شاید انہوں نے
یہ بھی کہا کہ اس کی تردید کی جائے۔ ہو سکتا
ہے یہ بات نہ بھی کہی ہو۔ لیکن بہرحال ان
کا خط ایک احتجاج کا رنگ رکھتا تھا۔ ادارہ
کچھ دیر خاموش رہا کہ شائد کسی اور دوست
کو بھی اس بات کی طرف توجہ دلانے کی ضرورت
پیش آئے لیکن ایسا نہیں ہوا۔ اب میں اسی
سلسلے میں ایک بات بیان کرتا ہوں۔

۱۹۳۷-۳۸ء کی بات ہے میں لاہور میں ڈاکٹر
مسعود احمد صاحب قریشی جو میو روڈ
پر۔ اور شائد کسی اور جگہ پر بھی ہومیوپیتھی
کی پریکٹس کرتے تھے اور جو حضرت نواب
محمد علی خاں صاحب کے علاج کے لئے
قادیان تشریف لے جاتے تھے اور پاکستان
بننے کے بعد بھی وہ اس خاندان سے علاج
کے سلسلے میں متعلق رہے۔ ان کے ساتھ
مجھے چند ماہ کام کرنے کا موقعہ ملا وہ ہومیو
پیتھک میگزین شائع کرتے تھے اور مجھے
اس میگزین کے لئے مضامین لکھنا ہوتے
تھے چنانچہ ایک ضمنی سی بات یہ ہے کہ
انہی دنوں انگلستان میں بعض ہسپتالوں
میں ہومیوپیتھک کی وارڈ (بیڈز) رکھی
گئیں تو محترم قریشی صاحب کے ارشاد پر
میں نے ہومیوپیتھک میگزین میں اسی
موضوع پر ایک ایڈیٹوریل لکھا۔
اور ہندوستان میں یہ بات ہومیوپیتھک
میگزین میں سب سے پہلے لکھی گئی۔ ان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کے ساتھ مل کر ہانمن کی سوانح حیات تشخیص الادویہ اور ایسے ہی ایک دو اور چھوٹے چھوٹے پمفلٹ بھی لکھنے کا موقعہ ملا۔ انہی ایام میں محترم ڈاکٹر صاحب نے مجھے ایک رسالہ دکھایا جو کسی یورپی ملک سے آیا تھا۔ اس میں ایک مضمون اس موضوع پر لکھا ہوا تھا کہ کسی شخص نے گندم کا سِٹا نگل لیا اور ہومیو پیتھی کی دوا سے وہ سِٹا اس کے معدے سے نکل کر کمر میں کھال کے نیچے دکھائی دینے لگا۔ یہ تصویر رنگین تھی اور کمر کی کھال کے نیچے سِٹا نمایاں نظر آرہا تھا۔ ڈاکٹر صاحب نے بڑی مسرت کے ساتھ مجھے یہ مضمون اور یہ تصویر دکھائی کہ دیکھئے ہومیو پیتھی کیسے کیسے علاج کر سکتی ہے۔ مجھے خوب یاد ہے کہ جرمنی سے جس کمپنی سے محترم قریشی صاحب دوائیں منگوایا کرتے تھے اس کے مالک کا نام میڈاس (Madaus) تھا۔ اور مکرم قریشی صاحب اکثر اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کرتے تھے کہ ان کے نام کے ہجوں میں بھی یہی حروف استعمال ہوتے ہیں۔ یعنی Masaud اور مسعود میں جو حروف استعمال ہوتے ہیں وہ ایک ہی ہیں۔

یہ تو خیر ضمنی بات تھی کہنے کا یہ مقصد ہے کہ جو رسالہ محترم قریشی صاحب نے مجھے دکھایا اس میں بھی ایک ایسی ہی بات تھی جو اس لیڈی ڈاکٹر ہومیو پیتھ نے اپنے مضمون میں تحریر کی اور اس مضمون کو دیکھے آج مجھے ۵۰ سال ہو گئے ہیں۔ گویا کہ آج سے ۵۰ سال پہلے بھی یہ بات سنی تھی یا یوں کہہ لیجئے کہ پڑھی تھی اور تصویر دیکھی تھی۔ اور آج بھی ۵۰ سال کے بعد ایک احمدی لیڈی ڈاکٹر ہومیو پیتھ کا اسی طرح کا مضمون ملا ہے جو الفضل میں شائع کر دیا گیا اگر کوئی دوست اس مضمون کی یا اس موضوع کی تردید کرنا چاہیں تو ان کا مضمون بھی ضرور قارئین کی خدمت میں پیش کر دیا جائے گا۔

لذتِ تحریر

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحبان کی تحریر پڑھی نہیں جاتی۔ (یہاں زور "بعض" پر ہے) ۔ یعنی جب وہ نسخہ لکھتے ہیں۔ تو کوئی شخص چاہے کتنا ہی لکھا پڑھا کیوں نہ ہو اسے پڑھ نہیں سکتا۔ سوائے اس کے کہ وہ ڈرگسٹ ہو اور ڈرگسٹ تو ان پڑھ بھی ہو تو وہ نسخہ پڑھ لے گا۔ اور کھٹ سے دوائیں آپ کے ہاتھ میں پکڑا دے گا۔ میں سمجھتا ہوں اگر اس بات کو درست ماننا ہے تو "پڑھنے" کی کوئی خاص سی تعریف کرنی ہو گی۔ اگر پڑھنے سے یہ مراد ہے کہ کوئی ایسا نتیجہ اخذ کر لیا جائے کہ جس کے لئے وہ تحریر لکھی گئی ہے یا جس کے پاس وہ تحریر ہے اس کا کام بن جائے تو پھر یہ کہنا کہ ڈاکٹر صاحبان کی تحریر (نسخہ) پڑھی نہیں جاتی درست نہیں۔ میں انگلستان میں تھا۔ تو ایک شخص نے بتایا جب میں کہیں اور تھا ہو سکتا تھا وہاں بھی کوئی یہی بات بتاتا لیکن موقعہ نہیں ملا کہ وہ بیمار پڑے سو ڈاکٹر صاحب کے پاس گئے اور نسخہ لکھوا لیا بیماری ہلکی سی تھی کوئی زیادہ پریشان کرنے والی نہیں۔ اس لئے نسخہ لکھوانے کے باوجود انہوں نے دوائی خریدنے کی زحمت نہ کی۔ نسخہ یونہی جیب میں پڑا رہا۔ ایک دن بس میں سفر کر رہے تھے بس کا انہیں پاس ملا ہوا تھا۔ کنڈکٹر نے پاس دکھانے کو کہا۔ ان کے ہاتھ میں وہی کاغذ آیا۔ جیب سے نکالا اور اسے دکھا دیا۔ کنڈکٹر نے ذرا غور سے دیکھا۔ واقعی پڑھ نہیں سکا ہو گا۔ اور یہ بھی نہ کہہ سکا کہ یہ تو پاس نہیں ہے۔ خاموشی سے آگے نکل گیا۔ کنڈکٹر نے سمجھا آخر پاس ہی ہو گا۔ اتنے اعتماد کے ساتھ جو دکھا رہے ہیں۔ وہ دو دفعہ سینما شو دیکھنے گئے اور "شو کا پاس" دکھا کر (یعنی نسخہ) اندر چلے گئے۔ آخر ایک دن یہی نسخہ ان کی بیٹی کے ہاتھ لگ گیا۔ وہ جو کچھ اس سے سمجھ سکی اس نے پیانو پر گایا۔ کچھ دیر مشق کرتی رہی۔ اور پھر اپنے سکول میں وہی کچھ پیانو پر گا کر انعام حاصل کر لیا۔

اس ساری بات پر یقین تو میں نے اس وقت بھی نہیں کیا تھا۔ اور اب بھی مجھے یقین نہیں ہے۔ لیکن میں خود بیمار ہوا اور ڈاکٹر صاحب نے کہا۔ کہ لاہور جا کر کسی کو دکھاؤ۔ میں لاہور چلا گیا۔ وہاں میرے ایک کزن مجھے ایک ڈاکٹر کے پاس لے گئے۔ انہوں نے مجھے اچھی طرح دیکھا۔ اور نسخہ لکھ دیا۔ اس سے اگلے روز مجھے خیال آیا کہ اگر میں خود یہ نسخہ پڑھ سکوں تو پھر کبھی تکلیف ہو تو یہی نسخہ خرید کر استعمال کر سکتا ہوں میں نے کسی سے کہا کہ یہ نسخہ ڈاکٹر صاحب کے پاس لے جائیں اور ان سے کہیں کہ اسے ذرا صاف کر کے لکھ دیں۔ انہوں نے اس شخص کی طرف کسی قدر گھور کے دیکھا اور کہا۔ چلو چلتے بنو یہاں سے۔ میں کوئی کلرک ہوں کہ اسے صاف کر کے لکھ دوں۔ میرا خیال ہے بعض (یہاں بھی "بعض" پر زور ہے) ڈاکٹر صاحبان کو شائد اس میں مزا آتا ہو گا کہ ان کا لکھا تو کوئی پڑھ نہیں سکتا۔ ان کا لکھا تو کوئی جب پڑھ سکے کہ وہ محض کلرک ہوں۔ چلو چھوڑو ان باتوں کو۔ کسی کو ناراض کرنا تو مقصد نہیں ہے۔ ڈاکٹر صاحب جو کچھ بھی اور جیسا بھی لکھتے ہیں۔ لگتا تو خوبصورت ہے جبھی تو ہم نسخہ سالہا سال سنبھالے پھرتے ہیں۔ ضرورت کی وجہ سے یا خوبصورتی کی وجہ سے۔ یہ آپ خود فیصلہ کریں اور میرا خیال ہے۔ اس سارے معاملے پر غور بھی کریں۔ تاکہ یہ تحریر قابلِ غور کالم کے لئے لکھی جانے والی تحریر محسوس ہو سکے۔

دوستی کی آزمائش

آپ کے کسی دوست نے آپ کی مدد کی ہے۔ اور مدد بھی آڑے وقت میں کی ہے۔ اور آپ سمجھتے ہیں کہ دوست ہوں تو ایسے۔ بات بھی ٹھیک ہے لوگ کہتے ہیں نا کہ اصل دوست وہ ہے جو آڑے وقت میں کام آئے۔ خدا کرے ہر شخص کا کوئی نہ کوئی ایسا دوست ضرور ہو۔ جو آڑے وقت میں کام آئے تاکہ زندگی کی مشکلات آسانی میں بدل جائیں لیکن ایک بات ہم آپ کو بتائیں شائد اس طرح آپ نے کبھی نہ سوچا ہو۔

اور ہو سکتا ہے سوچا بھی ہو۔ بہرحال اب ہمارے منہ پر بات آئی ہے تو ہمیں کہہ ہی لینے دیجئے۔ یہ دوست جس نے آپ کی مدد کی ہے۔ ہو سکتا ہے اس نے اس لئے مدد کی ہو کہ اس کی انا نے سمجھا کہ وہ آپ سے بہتر ہے اور وہ جب بھی اس مدد کو یاد کرے گا۔ اسے یہ خوش کرنے والا احساس ہو گا۔ کہ وہ اس وقت آپ سے بہتر تھا۔ اچھا اگر ایسا وقت آجائے کہ آپ اس سے آگے نکل جائیں اور اس سے بہتر ہو جائیں یا نیچے سے اتنا اوپر آجائیں کہ اس کے ہم پلہ ہو جائیں۔

جیسے کہتے ہیں کہ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھنے کے قابل ہو جائیں تو کیا یہ دوست آپ کی اس ترقی سے خوش ہو گا۔ اگر خوش ہو گا تو آپ کا دوست ہے۔ ورنہ، خیر، ورنہ کی ہم بات نہیں کرتے آپ خود غور کریں۔

بہائی مذہب — ایک خط

مکرم عبدالباسط صاحب

مکرمی!

آپ کا اداریہ مذہب کی بنیاد پڑھ کر بعض پرانی یادیں تازہ ہو گئیں۔

کوئی ایک سال کی بات ہے میں ربوہ کی مرکزی لائبریری میں بیٹھا کسی پرانے اخبار سے کوئی حوالہ تلاش کر رہا تھا کہ وہاں پر میرے ایک ایسے شناسا تشریف لائے جن کی سادگی اور خلوص کی میں بہت قدر کرتا ہوں۔ ان کے ہمراہ ایک نوجوان تھے جن کا تعارف کرواتے ہوئے انہوں نے ان کی اعلیٰ تعلیمی و ادبی قابلیت کے ذکر کے ساتھ ساتھ یہ بھی بتایا کہ یہ صاحب بہائی دنیا کا چکر بھی لگا آئے ہیں اور خدا کے فضل سے واپس صحیح رستہ پر آگئے ہیں انہیں وہاں کوئی نور اور ہدایت نظر نہیں آئی۔ ان سے بخوشی ہاتھ ملایا اور بات ختم ہو گئی۔ کچھ دنوں کے بعد اپنے ایک اور بزرگ کرم فرما (جن کے ساتھ افریقہ میں کچھ عرصہ کام کرنے کا موقعہ ملا تھا اور ان کی بزرگی علمی قابلیت۔ مقصد کی لگن اور محنت کی عادت کی وجہ سے میں ان سے کچھ سیکھنے اور ان کی صحبت سے استفادہ کرنے کبھی کبھی ان کے ہاں جاتا رہتا ہوں) سے ملاقات ہوئی باتوں باتوں میں اس نوجوان کا ذکر آیا تو میں نے پوچھا کہ وہی صاحب جو بہائی ہو گئے تھے کہنے لگے کہ ہاں وہی صاحب مگر بہائی ہو گئے تھے نہیں جو بہائی ہیں ...... میں نے عرض کیا کہ ان کے متعلق تو ان کے ایک بہت قریبی دوست نے بتایا تھا کہ اس حلقہ کا چکر لگا کر واپس آچکے ہیں کہنے لگے کہ اس نوجوان نے مجھے تو علاوہ اور باتوں کے یہ بھی بتایا تھا کہ وہ صاحب اپنی سادگی سے سمجھتے ہیں کہ مجھ پہ اچھا اثر ڈال رہے ہیں حالانکہ میں تو ان سے ان کے خلاف اپنے مطلب کی باتیں جمع کر رہا ہوں۔

تو یہ ہے ایک بہائی نوجوان کا کردار وہ ایک وقت میں بہائیت کو برا بھلا کہہ کر اپنے دوست کو بیوقوف بنانے کی کوشش کر رہا ہے اور دوسری طرف اسی دوست کو

(باقی صفحہ ۸ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قابلِ غور

امریکہ کا ہفتہ وار رسالہ "ٹائم" دیکھ رہا تھا۔ میں اس رسالے میں سے کتابوں پر تبصرے، قانون کا کالم، ماحولیاتی اثرات میں تبدیلیاں یا میڈیکل سیکشن زیادہ توجہ سے پڑھتا ہوں۔ اور مذہب کا کالم بھی۔ ہو سکتا ہے آپ سیاست کا کالم بھی پڑھتے ہوں۔ لیکن مجھے سیاست کی کچھ زیادہ سوجھ بوجھ نہیں۔ (تو گویا کہ جو کالم پڑھتا ہوں ان کی سمجھ بوجھ ہے۔ نہیں یہ بات نہیں ہے)

اس دفعہ میڈیسن کا کالم دیکھ رہا تھا۔ سری لنکا، گینیا، افغانستان، لبنان اور ال سلویڈور میں رضا کار ڈاکٹروں کی کارگزاری پڑھ کر مجھے یاد آیا۔ کہ گذشتہ سال کے آغاز میں میں کراچی میں تھا۔ تو دیکھا کہ البیت کے ہال میں ایک بورڈ پر چند ایک ڈاکٹر صاحبان کے نام درج ہیں۔ اور ان ناموں کے آگے ہفتے کا دن اور مقام جہاں انہوں نے جا کر ایک روز کے لئے خدمتِ خلق کا فریضہ ادا کرنا تھا۔ بیماروں کو دوائیں دینی تھیں۔ اور ڈاکٹری مشورے بھی۔ دل بہت خوش ہوا اور نہاں دل سے دعائیں نکلیں۔ واپس ربوہ آیا۔ تو اطلاع ملی کہ لاہور کی جماعت بھی اس قسم کے پروگرام باقاعدگی کے ساتھ زیر عمل لاتی ہے۔ کچھ فاصلے پر گاؤں میں جا کر دکھی انسانیت کی خدمت کرتی ہے۔ اور بھی کئی احمدی جماعتیں اس قسم کے پروگراموں پر عمل کرتی ہونگی۔ اور حال ہی میں حضرت امام جماعت احمدیہ نے امریکہ کے احمدی ڈاکٹروں کو ارشاد فرمایا تھا کہ وہ افریقہ جا کر خدمتِ خلق کا جائزہ لیں۔ اور اس سے بہت عرصہ پہلے قدرتِ ثانیہ کے دوسرے مظہر نور اللہ مرقدہ نے مغربی افریقہ کے احمدی ڈاکٹروں کے ذریعہ احمدیہ کلینکز کا آغاز فرمایا تھا۔ جسکی توسیع قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر کے زمانے میں ہوئی جسکے نتیجہ میں وہاں متعدد کلینک کھل گئے۔

یہ ساری باتیں میرے ذہن میں آرہی تھیں اور میں سوچ رہا تھا کہ کیا ہم نے یہ کام دوسروں کو دیکھ کر شروع کئے ہیں۔ جس طرح عیسائی مشنری اپنی ناسمجھی یا کم علمی کی بنا پر کہتے ہیں۔ تو فوراً میرے سامنے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زندگی کے دو حسین وجمیل اوراق آگئے جن میں یہ بات جلی حروف میں لکھی ہوئی ہے۔ کہ آپ انتہائی مصروف ہونے کے باوجود اپنے پاس دواؤں کا ایک بکس رکھتے اور گاؤں کی غریب عورتیں اور ان کے بچے حضور کا دروازہ کھٹکھٹا کر دوائی کی درخواست کرتے تھے۔ حضور ان کا دکھ درد سنتے اور انہیں دوائی دیتے اور یہ دوائی مفت دی جاتی تھی۔ دوائی کا مفت ہونا تو شاید اتنا اہم نہ ہو جتنی یہ بات کہ جو شخص دین کا مصروف ترین شخص تھا اور جس کی زندگی کا ہر لمحہ دین کی خدمت میں صرف ہو رہا تھا۔ وہ اپنے وقت میں سے کچھ وقت نکال کر غریب مریضوں کو دیکھتا تھا اور ان کا علاج کرتا تھا۔ یہ وہ خیال ہے جس نے ہماری جماعت کو صحت جسمانی کے سلسلہ میں خدمتِ خلق کی طرف متوجہ کیا ہے۔

آپ میری یہ سطور پڑھ رہے ہیں۔ ہو سکتا ہے۔ آپ ڈاکٹر ہی ہوں۔ اگر ایسا ہے تو آپ ضرور اپنی مصروفیات کا جائزہ لیں۔ کیا آپ غریبوں کی خدمت کرتے ہیں۔ کیا آپ کسی ایک آدھ غریب مریض کو مفت دوا دیتے ہیں۔ کیا آپ کسی غریب مریض کو تسلی کے لئے اس کے ساتھ مہربانی کے ساتھ پیش آتے ہیں۔ اس کے ساتھ پیار سے بات کرتے ہیں۔ کیا وقت بے وقت بھی آپ کسی غریب کو علاج کی غرض سے دیکھتے ہیں۔ میں بہت زیادہ باتیں تو نہیں کہہ گیا۔ میں چونکہ خود ڈاکٹر نہیں ہوں۔ اس لئے نہیں جانتا کہ کوئی بات کہاں تک مناسب ہے۔

لیکن اگر آپ ڈاکٹر نہیں ہیں۔ اور خود دوا دے کر خدمتِ خلق نہیں کر سکتے تو آپ کسی کے لئے دوا خرید تو سکتے ہیں۔ ربوہ میں فضل عمر ہسپتال کے لئے ایک ایسا فنڈ موجود ہے۔ جہاں نادار مریضوں کی مدد کے لیے رقم جمع کروائی جا سکتی ہے۔ لیکن ہو سکتا ہے آپ ربوہ سے بہت دور ہوں۔ اپنے محلہ میں، اپنے شہر میں، اپنے کسی دوست کی مدد کیجئے۔ بلکہ ایسوں کی بھی مدد کیجئے جو آپ کے دوست نہیں ہیں

آپ جانتے ہیں نا کہ جو دوست نہیں ہوتے انکی بھی دو قسمیں ہیں۔ ایک بے ضرر اور دوسرے ضرر پہنچانے والے۔ ان دونوں کی امداد کی جاتی۔ کسی کو بھی اپنے مدد کے دائرے سے باہر نہ رکھیئے۔

میرے لئے تو یہ بات قابل غور نہیں۔ غور کے بغیر ہی ایسی ہے کہ اس پر عمل کیا جائے۔ لیکن ہو سکتا ہے۔ بعض دوست اسے قابل غور سمجھیں اسی لئے تو میں نے "قابلِ غور" کالم میں یہ باتیں درج کی ہیں۔

نسیم سیفی

اطلاعات و اعلانات

ولادت

• خداوند کریم نے اپنے خاص فضل سے خاکسار کے بھائی مکرم انیس احمد انجنیئر کو ۷ جنوری ۱۹۸۹ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضور ایدہ اللہ نے "نبیل احمد" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود کو والدین نے تحریک "وقفِ نو" میں وقف کر دیا ہے جس کو حضور نے نہایت شفقت سے قبول فرمایا ہے۔

نومولود مکرم ومحترم سردار بشیر احمد ابن مکرم سردار عبدالرحمن صاحب سابق مہر سنگھ کا پوتا اور مکرم محمود احمد صاحب بٹ آف لاہور کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے نومولود کو صحت و سلامتی کے ساتھ پروان چڑھائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

امۃ النصیر بھٹی زوجہ حفیظ احمد بھٹی بیت السکینہ
چکوال

• اللہ تعالیٰ نے ہماری بھانجی عزیزہ سعیدہ نذیر صاحبہ اہلیہ نذیر احمد صاحب کوٹ عبدالمالک کو مورخہ ۱۱ فروری ۱۹۸۹ء کو فرزند عطا فرمایا۔ امام ایدہ اللہ نے اس کا نام قبل از پیدائش مبشر احمد تجویز فرمایا تھا۔ اور یہ بچہ وقفِ نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ اس بچہ کو نیک صالح اور خادمِ دین بنائے۔ یہ بچہ مکرم حکیم حفیظ الرحمن صاحب سنوری ... کا پڑنواسہ ہے اور مکرم محمد منیر صاحب کا نواسہ ہے۔

صفی الرحمن خورشید سنوری مربی سلسلہ

درخواستِ دعا

• مکرم محمد کریم عابد صاحب کراچی کا ننھا بیٹا جو ۷ جنوری ۱۹۸۹ء کو پیدا ہوا تھا انتہائی نگہداشت وارڈ میں زیر علاج رہا ہے پہلے کی نسبت آرام ہے مگر ابھی خون کی بہت کمی ہے۔

• مکرم محمد صدیق شمس صاحب امیر حلقہ بھابھڑہ (ضلع سرگودہا) کے ماموں محمد بخش صاحب بھٹی آف گڑھ قائم دو تین ماہ سے بخار اور کمزوری میں مبتلاء ہیں۔ احباب ان سب کے لئے دعا کریں

نمایاں کامیابی

خاکسار کے بیٹے عزیزم میاں سعد احمد گوندل نے بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن لاہور کے سالانہ امتحان (بہار ۱۹۸۸ء) میں ۹۲۵/۱۱۰۰ نمبر حاصل کر کے بورڈ میں تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ مضامین پری انجینئرنگ تھے۔ عزیز نیشنل ٹیلنٹ سکالرشپ کا حقدار بھی ٹھہرایا گیا ہے۔ احباب کرام سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو باعثِ برکت بنائے اور مزید ترقیات سے نوازے۔

میاں رفیق احمد گوندل۔ لاہور چھاؤنی

تحریک وقفِ نو کا ثمر

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے بھتیجے عزیز مبارک احمد ابن مکرم عنایت اللہ صاحب پیر کوٹی حال پی اے ایف ڈرگ روڈ کراچی کو شادی کے چھ سال بعد ۱۲ فروری بروز اتوار پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت تحریک "وقفِ نو" کا ثمر ہے۔

تمام افراد خاندان حضرت اقدس اور افراد جماعت احمدیہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو درازیٔ عمر عطا کرے۔ نیک خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ مقبول خدمتِ سلسلہ کی توفیق دیتے ہوئے اپنے بے پایاں فضلوں سے نوازے۔

نصیر احمد شاہد مربی سلسلہ کوارٹر نمبر ۱۰۶
صدر انجمن احمدیہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ ۱۵ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں
(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۶۸۷۱ :- میں ALi MUK-HAYAT M.S ولد محمد سلیم صاحب قوم پیشہ ملازمت عمر ۵۶ سال بیعت ۱۹۵۶ ساکن ٹاسک ملایا انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1/6/88 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ایک بلڈنگ واقع SINDANGWANGi انڈونیشیا مالیتی 2.500.000 روپے اس وقت مجھے مبلغ 85.000/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ALi MUKHAYAT M.S ولد محمد سلیم صاحب انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۱ AD MAKMUR والحاج محمد ادریس انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۲۔ MA-MAN LUKMAN انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۶۸۷۲ :- میں RD.ROES-TANDi ANGGAWiRiA S/O RD. KOSASiH ANGGAWiRiA پیشہ مینجر عمر ۴۶ سال بیعت ۱۹۵۶ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 10/10/86 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان برقبہ 194 مربع میٹر واقع 2 JANA-YANi GARUT مالیتی 20.000.000 روپے (۲) زمین برقبہ 560 مربع میٹر واقع JAYARAGE 2 GARUT مالیتی 10.000.000 روپے۔ (۳) زمین برقبہ 673 مربع میٹر واقع JAYARAG 2 GARUT مالیتی 12.000.000 روپے (۴) 90 SHARE iN PT-CiLEDUNG SARi مالیتی 450.000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 2000.000 روپے ماہوار بصورت مینجر مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد RD.ROESTANDi ANGGAWiRiA انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۱ AFFANDi ایچ محمد مسل 26571 انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۲۔ SAPARDi BiN SAUD انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۶۸۷۳ :- میں SAPARDi S/O SAUD پیشہ آرمی پنشنر عمر ۶۵ سال بیعت ۱۷-۱۲-۶۹ ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱-۲-۸۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ 200.000/- روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد SPADi S/O SAUD انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۱ AFFANDi ایچ محمد مسل نمبر 2657/1 - گواہ شد نمبر ۲۔ RD.ROESATNDi ANGGAWiRiA انڈونیشیا مسل 26872

مسل نمبر ۲۶۸۷۴ :- میں MUMN RAMLi W/O MUFiHATi پیشہ تجارت عمر ۴۴ سال بیعت ۱۹۵۹ء ساکن ٹاسک ملایا انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 21/11/84 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) مکان مع زمین مالیتی 8.000.000 روپے (۲) زمین 1400 مربع میٹر مالیتی 400.000/- روپے (۳) حق مہر 300.000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 150.000/- روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ 2/11/86 سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ MUMUN MUFLi انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۱ HAJi MAMAN نعمان صاحب گواہ شد نمبر ۲ R-MAMUR بن آر ایچ ادریس۔

مسل نمبر ۲۶۸۷۵ :- میں LiA UKUN W/O CHASMiRA RACHMAT SUKUR پیشہ تجارت عمر ۲۴ سال بیعت ۱۹۷۹ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6/3/87 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) طلائی سیٹ مع قیمتی پتھروں کے مالیتی 400.000 روپے (۲) طلائی سیٹ مع ہیروں کے مالیتی 450.000 روپے۔ (۳) طلائی ہار مع ہیروں کے مالیتی 175.000 روپے (۴) طلائی انگوٹھی مع قیمتی ہیروں کے مالیتی 50.000 روپے (۵) حق مہر 250.000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 125.000 روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ MRS. LiA CHASMiRA W/O UKUN-RACHMAT SUKUR انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۱ ULMAN FAJAR وصیت ۲۳۸۲۷ گواہ شد نمبر ۲۔ UKUN RACHMAT SUKUR BiN MASKAWAN MUSTAFA انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۶۸۷۶ :- میں DJOKO PR-AMONO S/O DJUSMAN پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال بیعت ۱۹۷۷ء ساکن جکارتہ سلطان انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 16/3/88 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان برقبہ 115 مربع میٹر مالیتی 15.000.000/- روپے (۲) ایک CAR مالیتی 5.100.000/- روپے (۳) ٹیلی ویژن اور ویڈیو سیٹ مالیتی 800.000/- روپے (۴) ریڈیو سیٹ 75.000/- روپے (۵) فرنیچر مالیتی 375.000/- روپے۔ کل جائیداد 21.350.000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 253.000/- روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد DJOKO PRAMONO انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۱ ENCUKi DARSU وصیت ۲۴۰۲۳/ HDK - گواہ شد نمبر ۲ EDY SOPRiYADi وصیت ۲۵۲۰۹/

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سپریم کورٹ نے اینٹی قادیانیت آرڈیننس کیخلاف اپیل سماعت کیلئے منظور کرلی

لاہور (سٹاف رپورٹر) سپریم کورٹ نے اینٹی قادیانی ایکٹیویٹی آرڈیننس ۲۰ کے خلاف اپیل سماعت کے لئے منظور کر لی ہے۔ قصور کے دو قادیانی حضرات کی جانب سے عزیز احمد باجوہ ایڈووکیٹ نے موقف اختیار کیا تھا کہ یہ آرڈیننس آئین کے منافی ہے اور آئین کی شق ۲۰ کے تحت حاصل بنیادی حق کی خلاف ورزی ہے آئین کے تحت صدر کو یہ آرڈیننس جاری کرنے کا اختیار نہیں تھا۔ نہ ہی یہ آرڈیننس عبوری آئینی حکم کے تحت جاری ہو سکتا ہے۔ یہ آرڈیننس بین الاقوامی انسانی حقوق کے بھی منافی ہے جس کے تحت ایسا کوئی قانون نہیں بنایا جا سکتا جو کسی کو کسی مذہب کی پیروی سے رد کے۔ اس آرڈیننس کو کالعدم قرار دیا جائے (جنگ یکم مارچ ۱۹۸۹ء)

خبریں

• پاکستان کے کراچی کے قریب ساحل پر امریکہ کے بحری بیڑے کے جہاز کانس ٹیلیشن پر جنگی طیارہ کا زبردست مظاہرہ منعقد ہوا۔ اس میں جدید ترین لڑاکا طیاروں نے اپنی جنگی صلاحیت کا مظاہرہ کیا۔ یہ جہاز روایتی ایندھن سے چلنے والا دنیا کا سب سے بڑا جہاز ہے۔ مظاہرہ دیکھنے والوں میں وزیر مملکت دفاع اور آصف زرداری کے علاوہ متعدد سول اور فوجی افسران شامل تھے۔

• صدر بش نے ایک خفیہ حکم نامے پر دستخط کئے ہیں جس میں کہا گیا ہے کہ امریکہ افغان عبوری حکومت کو براہ راست امداد نہیں دے گا۔ بلکہ پاکستان ہی کے ذریعے دے گا۔ اور یہ امداد اس وقت تک جاری رکھی جائیگی۔ جبتک نجیب حکومت کی جگہ پر حق خود اختیاری کی بناء پر حکومت قائم نہیں ہو جاتی۔

• قومی اسمبلی کو گذشتہ روز بتایا گیا کہ حالیہ عام انتخابات میں پاکستان پیپلز پارٹی نے ملک بھر میں ڈالے گئے ووٹوں کا ۳۷ء۶ فیصد ووٹ حاصل کئے جبکہ اسلامی اتحاد نے ۲۹ء۵۷ فیصد ووٹ لئے اس کے علاوہ پیپلز پارٹی نے ۴۷ لاکھ ۸۸ ہزار ۹۳۴ اور اسلامی جمہوری اتحاد نے ۵۸ لاکھ ۸۳ ہزار ۹۸ ووٹ حاصل کئے۔ پنجاب میں پیپلز پارٹی کو ۵۰ لاکھ اور اسلامی اتحاد کو ۴۷ لاکھ ووٹ ملے۔ سرحد میں پیپلز پارٹی کو ۴ لاکھ ۲۹ ہزار اور اسلامی اتحاد کو ۵ لاکھ دس ہزار۔ سندھ میں پیپلز پارٹی کو ۱۸ لاکھ ۷۷ ہزار اور اسلامی اتحاد کو ۴ لاکھ ۴۸ ہزار۔
بلوچستان میں پیپلز پارٹی کو ۳۱ ہزار اور اسلامی اتحاد کو ایک لاکھ ۸ ہزار اور اسلام آباد میں پیپلز پارٹی کو ۳۹ ہزار ۹۹۴ اور اسلامی اتحاد کو ۱۸ ہزار ۳۹۸ ووٹ ملے۔

• مختلف ملکوں میں سلمان رشدی کی کتاب کے خلاف مظاہروں میں ۱۷ مسلمان جاں بحق ہو چکے ہیں۔ شام، اردن اور برونائی نے بھی اس کتاب پر پابندی لگا دی ہے۔ لیبیا نے اس کتاب کی اشاعت روکنے کے لئے تجاویز پیش کی ہیں

ویٹرنری ڈاکٹرز اور امور حیوانات کے ماہرین کیلئے
سیمپلز SAMPLES
جدید ویٹرنری میڈیسنز اکسیر سرکن۔ اکسیر منہ کھر۔ اکسیر دودھ۔ اکسیر چارہ۔ اکسیر واہ۔ تریاق زہر باد اور اکسیر گلگھوٹو پر مشتمل لٹریچر اور کوئی تین ادویات خط لکھ کر بطور نمونہ طلب فرمائیں معلومات کے لئے خود تشریف لانے والے ڈاکٹرز کو بھی ہم خوش آمدید کہتے ہیں
کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون { سیل ۷۷۱ کلینک ۶۰۶ رہائش ڈاکٹر صاحب ۶۰۷

اعلانِ گمشدگی

• مکرم محمد حیات صاحب کی ایک سرخ رنگ کی فائل ٹیسٹ پیپر اور نوٹس وغیرہ ۲۵ فروری کو رحمت بازار سے کالج کی طرف آتے ہوئے سائیکل سے گر گئے ہیں۔ کسی صاحب کو ملیں تو مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا دیں۔
منیر احمد نوید محلہ دارالبرکات مکان ۲۱/۱۵ ربوہ

• مکرم محمد رشید خان صاحب کا ایک بیگ جس میں تصاویر اور ضروری دستاویزات تھیں دارالنصر شرقی سے دارالعلوم وسطی جاتے ہوئے کہیں گر گیا ہے۔ ان کا پتہ یہ ہے۔
۳۲/۱۹ دارالنصر شرقی ربوہ

• مکرم احمد علی صاحب اسلم جمعہ (۲۴/۲) کے روز اپنا بٹوا بیت اقصیٰ کے غسل خانہ میں بھول گئے تھے۔ اگر کسی صاحب کو ملا ہو تو انچارج صاحب خلافت لائبریری کو پہنچا دیں۔

• محترمہ امتہ الرزاق صاحبہ کا پرس ۱۶ فروری کو لجنہ کی کھیلوں کے موقعہ پر گم ہو گیا تھا جس میں کچھ نقدی کیسٹ اور چابیاں وغیرہ تھیں۔ انہیں مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں۔
مکان ۲/۵۴ دارالعلوم شرقی۔ ربوہ

بقیہ۔ بہائی مذہب

کسی اور مقصد کے لئے بھی استعمال کر رہا ہے۔ ہمارے معاشرے میں ایسے نوجوان کو منافق۔ دوغلا۔ دومنہ والا اور نجانے کیا کچھ کہیں گے مگر جس کلب یا سوسائٹی کی طرف وہ منسوب ہے اس میں تو اپنی بات چھپانے۔ اپنا مقصد و مذہب چھپانے اور خلاف واقعہ بات کرنے کی اجازت پائی جاتی ہے حالانکہ مذہب کی اعلیٰ اقدار کو ایک طرف رکھتے ہوئے بھی دیکھا جائے تو ایسا آدمی کتنا بے اعتبار اور ناقابل بھروسہ ہے جو

؎ با مسلماں اللہ اللہ با برہمن رام رام

کا طریق رکھتا ہے اور اس مذہب کو کیا کہیں گے جو اس کی تعلیم دیتا ہے۔

ایک اور پرانی بات بھی یاد آگئی یہ کوئی تیس سال پہلے کی بات ہے میں کراچی بہائی ہال میں کبھی کبھی جایا کرتا تھا وہاں ایک دبلے پتلے بڑے چست اور مستعد نوجوان اس ہال کے منتظم اور کرتا دھرتا نظر آتے تھے ان سے تبادلہ خیالات کا موقع ملا ایک دو دفعہ تو انہوں نے بڑی خوش خلقی سے گفتگو کی مگر پھر ایک دفعہ ان کے بتائے ہوئے وقت پہ ان سے ملنے گیا تو وہ ہال میں نظر نہ آئے اپنے دفتر میں بھی نہیں تھے میں نے ان کے ایک ساتھی سے دریافت کیا وہ ادھر ادھر دیکھ کر واپس آ کر بتانے لگے کہ وہ تو یہاں نہیں ہیں مگر اتفاق سے اسی اثنا میں میں خود انہیں باغیچہ کے ایک پُرفضا گوشہ میں ایک ساتھی کے ساتھ محو گفتگو دیکھ چکا تھا۔ اور یہ بھی بچشم خود دیکھ چکا تھا کہ میری آمد کا علم ہونے پر وہ اشارے سے اپنے وہاں نہ ہونے کا بتانے کے لئے کہہ رہے تھے یہ بتائے جانے پر کہ وہ "یہاں نہیں ہیں" میں اپنے دل میں یہ سوچتا ہوا واپس آ گیا کہ یہ بے چارے تو اپنے مذہب۔ اگر اسے مذہب کہا جا سکے۔ چھپنے چھپانے پر عمل کر رہے ہیں۔

ان دو واقعات سے بھی یہی پتہ چلتا ہے کہ بہائیت میں مذہب والی تو کوئی بات نہیں اسے سوسائٹی یا کلب ہی کہہ سکتے ہیں۔ مگر ایسی سوسائٹی جس میں جھوٹ کی صرف اجازت ہی نہ ہو بلکہ تلقین کی گئی ہو اس کا تصور ہی بہت خوفناک ہے جھوٹ تو ایسی نجاست ہے کہ اس سے ہر طبقہ ہی نفرت کرتا ہے امن و اطمینان پیدا کرنے کے لئے تو یہی تعلیم مفید و کارآمد ہے کہ

ہمیشہ سچی اور صاف بات کرو اس سے تمہارے اعمال میں بہتری و صلاحیت پیدا ہوگی اور یہ کہ جھوٹا کبھی خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتا بلکہ خدا کے قرب سے محرومی و دوری ہی اس کا مقدر ہے

صد سالہ جشنِ تشکر کے مبارک موقع کے لیے دھاگے والی جھنڈیاں دستیاب ہیں۔ اگر آپ کے پاس جھنڈیاں بغیر دھاگے کے ہوں تو دھاگا لگوانے کا معقول انتظام موجود ہے جھنڈیاں خواہ کتنی ہی مقدار میں کیوں نہ ہوں جلد سے جلد دھاگا لگ سکتا ہے۔ اگر آرڈر پر جھنڈیاں چاہئیں تو ۵ مارچ تک آرڈر بھجوا دیں تاکہ آپکو بھی سہولت رہے
شاہد شاپنگ سنٹر افضل مارکیٹ گولبازار ربوہ
(دکان گلی کے اندر ہے)

حضرت حکیم نظام جان کے مشہور دواخانہ پر
حکیم عبدالحمید اعوان
ہر ماہ کی ۵۔۶۔۷ تاریخ کو اقصیٰ چوک (نزد لیٹر بکس) ربوہ میں حاضر ہوتے ہیں
خواتین کیلئے معائنہ کا مستقل طور پر انتظام ہے
مشہور دواخانہ
مینجر: فون ۹۰۶ نزد لیٹر بکس اقصیٰ چوک ربوہ